

الحمد لله ونصلی علی محمد و آله  
 علیہ السلام

درین زمان بدایت اقتران که این رساله شریفه و عجاظه منیفه الموسوم

به رساله اہلسنت و جماعت کہلے ہے

# تعزیه و مرثیہ استفتاجوا از

سنہ ۱۳۰۲ ہجری

لفقہ السالکین خیر المومنین و الامام محمد و آله و معروہ القلندر قادری گورکھپوری

مطبع عشر سہیل علی رضوی شاہ  
 اثنا باہتنام عابد طبع



بسم الله الرحمن الرحيم

### سوال

تغزیہ بنانا۔ مرثیہ پڑھنا۔ نیاز و فاتحہ امین کرنا۔ اور اوسکا کھانا۔ عجم کرنا۔ غم کرنا  
شرعاً درست ہو کہ نہیں بینوا و توحیروا۔

### جواب

درست ہو کہ چونکہ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔ قال رسول الله صلى الله عليه  
وسلم فان كنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما الارواح فيه من حرم  
روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ اگر ہی تو خواہ مخواہ کرنے والا یعنی  
بینا بنیوالا تصویر کا تو بنائے تصویر درخت کی اور اوس چیز کی جس میں روح نہیں ہے۔  
اس صورت میں صاف ظاہر ہو کہ بنانا تصویر غیر جاندار کا شرعاً ممنوع نہیں ہے۔  
پس بنانا تغزیہ کا کہ تمثال مقبرہ اور صورت غمی روح ہی شرعاً ممنوع نہیں ہے کچھ حال  
درست و جائز ہے نہ نعت او کی نافرمانی خدا و رسول ہے۔ اور جو دلیل لاتے ہیں۔



من زار قبر ابلہ مقبور فھو ملعون یعنی جو زیارت کرے قبر ابلہ مقبور کے  
 پس ہ ملعون ہو۔ جاسے غور ہو کیونکہ قبر اوسکو کہتے ہیں کہ جو کھودے کے بنائی جاوے  
 اور تعزیر میں تو مثال قبر ہو۔ اور مثال قبر کی زیارت کو اجازت ہے کہ حدیث خط  
 ظاہر ہو کہ حال اسکا قتاو سے غرائب۔ دستور القضاء۔ کثر العباد۔ جمال الاولیاء  
 کفایہ شعبی۔ مطالب المؤمنین۔ عالمگیر۔ میں ہو رجلا اجاء الی الذی صلی اللہ  
 علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی حلفت ان اقبل عتبه باب الجنة  
 وجبہ صخور العین فامر ان یقبل رجل الالب وجبہ الام فقال یا  
 رسول اللہ لو لم یکن الخیر ترجمہ آیا ایک شخص نزدیک رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ صلعم میں نے قسم کھائی ہو کہ بوسہ لون آستان  
 جنت و پیشانی حور عین کو تو فرمایا حضرت صلعم نے کہ چوم لے باپ کے پاؤں اور  
 ماکی پیشانی کو تب کہا سائل نے کہ اگر نہوں اوسکے ما باپ موجود تب فرمایا کہ چوم لے  
 اونکی قبر کو عرض کیا کہ نہیں معلوم ہو اونکی قبر تو فرمایا کہ دو خط کھینچ کے ایک کو قبر باپ کی  
 تصور کر اور دوسری کو ماکی پس چوم اون دونوں کو جسمین اپنی قسم میں حاث نہو +  
 اور مولانا محمد فاضل بن محمد عارف دہلوی کتاب مزیع الحسنات شرح دلائل الخیرات  
 کہ عبارت فارسی میں ہو شرح میں قول مصنف و ہذہ الصفة الروضة المبارکۃ



کی تہذیب میں لکھا ہو چنانچہ ترجمہ اوس عبارت کا بجز یہ بیان لکھا جاتا ہے۔ ذکر شکل  
 قبور شریفہ بیان فائدہ یہ ہے کہ زیارت کرے اس مثال کی وہ آدمی کہ قدرت نہیں پائی  
 اوس کے واسطے زیارت اوس وضہ انور کے اور مشاہدہ کرے اس شکل مبارک کو محب  
 مشتاق اور بوسہ دے اسپر نہایت محبت سے اور زیادہ کرے شوق اپنا اور اکثر بزرگوں نے  
 اس شکل کے واسطے خواص و برکتیں بہت ذکر کیں ہیں اور اون کا تجربہ کیا ہے + اور ظاہر  
 کہ کتاب الاصل الخیرات کا استعمال ملک عرب و ہندوستان و دیگر اصصار و دیار میں ہو اور  
 اوس میں نقل وضہ مقدسہ مع قبروں کے ہو و جملہ علماء اہل فضلہ و اکمل اسکو پڑھتے اور زیارت  
 کرتے ہیں کسی اسکو میرا نہ لکھا۔ پس جب تمثال مقبرہ جائزہ ہو تو اختیار ہے کہ کاغذ سے بنا  
 خواہ دوسری چیز سے + اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر و جگہ ہے کہ ذکر اس کا سالہ  
 فتویٰ مصنفہ مولوی سخاوت علی صاحب جونپوری میں ہے اور دونو جگہ زائرین زیارت کرتے ہیں  
 پس ایک شخص کی دو قبریں ہو سکتی اب وسمین ایک سچی ہوگی اور ایک جھوٹی۔ اگر تمثال  
 قبر کی زیارت کرنے سے ملعون ہو تو بوجہ مسئلہ شک کے ایک کو مٹا دیتے اور کہہ دیتے  
 زائرین کو ملعون ہونے سے بچا لیتے اور قرآن شریف میں پارہ ۲۲ سورہ سبا میں دربارہ تمثال  
 یہ آیت ہے۔ یَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِبٍ وَ تَمَاشٍ وَ جَفَانٍ کَ الْجَوَابِ  
 وَقَدْ وَرِثَیَاتِ تَرْجُمَہِ بناتے ہیں اوس کے واسطے جو چاہتا قلعے اور تصویر میں اور



لکن جیسے تالاب اور دیگین چولہے پر جمی ہوئی + اور رسالہ مولوی شہاب الدین بن شمس  
 بن عمر دولت آبادی میں مسطور ہے جو روایت کہ محبوب یا مردود ہو واسطے مصلحت نہاد کے  
 اوسپر فتویٰ ہو۔ پس اسوقت میں کہ غلبہ کافرون کا ہو اجراء رکھنے کی عین مصلحت ہو۔  
 یہ تعزیداری میرتمپور کے عہد سے برہنہ یا دہانی و قیام عزاوری وزارت شیشہ ضریح الف  
 جاری ہوئی ہر بعد تمام سلاطین مغلیہ کے وقت میں الی یومناخذ اجاری ہی  
 اور اورنگ زیب ایسے متشرع بادشاہ کی وقت سے کہ یہاں علماء عرب و عجم و قوم  
 وغیرہ علاوہ علماء ربانی اہل ہند کے موجود تھے اور صدر باتخا نے توڑے گئے مگر یہ ہم  
 بدستور سوسہ اسکے زمانہ میں بھی جاری کھی گئی اور ایک امام بارہ یا تعزید کا توڑنا کہیں  
 نہیں ہوا تو اب یہ رسم پری کیونکر ہوئی۔ شروع عہداری انگریزی میں بھی مولانا شاہ  
 عبد الغفر صاحب و بعد زمانہ ان کے مولوی من قاضی القضاۃ وغیرہ علماء سے بھی  
 فتوے لیے گئے کہ اسی فتوون کی بنیاد انگریزوں نے تمام امام باروں کی وقف  
 جاگیریں و صرف وغیرہ ضبطی سے باقی رکھا اور اب تک وہ بحال ہیں ورنہ کروڑوں روپے  
 کی آمدنی آج سرکار انگریزی کو ہوتی۔ اور مولوی امیر الدین علی صاحب کمالپٹن  
 جنہوں نے اپنی جان کو خدا کی راہ میں نثار کیا معرکہ اوڈہ میں شہید ہوئے  
 کتاب حدیقہ شہد امین جو انکی عرضی کی نقل دربارہ زیادتی کفایت اوڈہ مندرج ہے



لکھتے ہیں شاعر امام باڑہ کو پھون کا معضرت شریف بہ ہزار حیف کہ اسلام ہو گیا ہو  
 ضعیف ہے اور کتاب انوار الرحمن صفحہ ۲۶۲ میں مندرج ہے۔ تصویر غیر ذی روح کی  
 محانت نہیں ہے جیسے نقل مکانات و تصویر کعبہ وغیرہ کی کھینچتے ہیں اسی طرح تعزیر  
 نقل و وضع ہے۔ اور جو لوگ تعزیر بسبب محبت حسنین علیہم السلام کے بناتے ہیں  
 اسکو شیعوں کہتے ہیں یہ اقترا و بہتان ہے سنت و جماعت پر۔ کسواسطے کہ شیعوں کی  
 کتاب میں کہ نام اوس کا من لایحضرفقہ ہے کتاب الجنائز میں لکھا ہے من جد  
 قبر او مثل مثالا فھو مدحون یعنی جس نے نئی قبر بنائی اور اوسمیں مردہ نہویا قائم  
 کیا مثال کو پس مدحون ہے۔ باوجود ممانعت کے وہ لوگ بھی ازراہ محبت کے  
 بناتے ہیں پس مانع ہونا تعزیر کا کہ مثال مقبرہ و صورت غیر ذی روح ہے خلاف  
 مذہب علماء اہل سنت و جماعت ہے۔ اور کتاب بجز خاریں بیان میں غفران خان  
 غوری کے لکھا ہے کہ عشر محرم میں تعزیر حضرت امام حسین علیہ السلام کی  
 بلند ہوئی۔ میرے دل میں گذرا کہ اس ہنگامہ سے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 حضرت علی و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی امت سے راضی ہون گے  
 کہ نہیں۔ رات کو میں نے دیکھا گویا چشم برپا ہوا ہے تمام درخت اور پہاڑ مثل و نیکی  
 گاہ کے اوڑنے ہیں۔ میں بھی اوڑا اور آسمان پر پہونچا جاتے جاتے ایک محل



عظیم الشان کے نیچے پہونچا ایک آواز میرے کان میں پہونچتی تھی۔ حسن حسین حسین  
 میں اودھر بھرا۔ ایک شخص کو آتے دیکھا۔ اوس سے پوچھا یہ کیسی آواز ہے کہا  
 کہ بہشت کی حوروں نے خاتون جنت کو بہشت میں اون کے فرزندوں کے  
 ماتم میں مشغول کیا ہے۔ میں نے جانا کہ یہ خطرہ جو میرے دل میں گذرا تھا  
 ہو گیا کہ دنیا کا ماتم۔ خاتون جنت کے ماتم کا پر تو ہے۔ اور حضرت محمد ص  
 جہانگیر اپنی کتاب لطائف اشرفی میں تحریر فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے۔  
 ولایت سبزدار میں سید علی عمدہ ارباب صوفیہ علیہ سے تھے عشرہ عاشورہ میں  
 زیر پائے علم کے بیٹھتے تھے اور اپنے یاروں کو گشت کے لیے بھیجتے تھے  
 اور کبھی آپ بھی گشت کو نکلتے تھے اور رسم عزاداری قائم رکھتے تھے۔  
 اور حضرت قدوة الکبریٰ کبھی عاشورہ ترک نہ کرتے تھے کبھی پائے علم میں  
 بیٹھتے تھے و اتفاقاً سید علی قلندر کہ خلص اخلاص و مخلص احباب سے  
 تھے اون کو حکم کرتے تھے۔ اور مکتوب اشرفی میں ہے کہ روز عاشورہ  
 ایک ضعیف عورت کو میں نے دیکھا کہ دو تربت امامین علیہما السلام کی  
 اپنے سر پر رکھے ہوئے اور اپنی شکل کو نمگینوں کی صورت میں بنائے ہوئے  
 روتی اور بلبلاتی ہوئی ہمراہ تغریہ داروں کے دفن کرنے کے لیے جاتی تھی



میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا کہ روح مبارک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 وعلی مرتضیٰ کی گرداوس تربت منورہ کے پھرتی تھی اور گریہ و بکا فرماتی تھی۔  
 اور ملفوظا شرفی میں ہے کہ اس فقیر کو ایک وقت اتفاق بیابان میں پڑا کہ قوم  
 جنات اوسے بیابان میں مجلس عزاداری امام علیہ السلام کی قائم کیے تھے  
 جنوں کے بادشاہ نے مجھے بھی بولایا میں بھی شریک مجلس اور رونے و نالہ کرنے  
 تھا بعد ختم مجلس کے تبرک فاتحہ کا قسم میوہ جات سے فقیر کے پاس لائے۔  
 اور مولانا عبد الغنی صاحب محدث دہلوی جواب میں ایک سائل کے کہ اوسے  
 محرم کی مجلس و مرثیہ خوانی کو پوچھا تھا یوں تحریر فرماتے ہیں کہ تمام سال میں  
 دو مجلس فقیر کے یہاں ہوتی ہیں اول یہ کہ روز عاشورہ یا دو ایک روز اس سے  
 پہلے قریب چار سو یا پانچ سو بلکہ قریب ہزار آدمیوں کے جمع ہوتے ہیں اور درود  
 پڑھتے ہیں بعد اسکے فقیر آتا ہے اور بیٹھتا ہے اور ذکر فضائل حسنین کہ حدیث میں وارد  
 ہوا ذکر کیا جاتا ہے اور رنج و حکایت و خبر شہادت ان بزرگوں کی اور تفصیل بعض  
 حالات اور بد مالی اون کے قاتلوں کی جو وارد ہوئی بیان کی جاتی ہے اسی ضمن میں  
 بعض مرثیہ جن و پیری کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور دوسرے صحابہ نے سنا ہے بھی ذکر  
 کیا جاتا ہے اور خواب موحش کہ حضرت ابن عباس اور دوسرے صحابہ نے دیکھا ہے



کہ یہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج پر غم و الم کی زیادتی پر  
 دلالت کرتا ہی بیان ہوتا ہی بعد اسکے ختم قرآن شریف اور ماہضہ  
 فاتحہ کیا جاتا ہی و پنج آیت پڑھی جاتی ہی۔ اسی درمیان میں اگر کوئی خوش الحان  
 سلام پڑھتا ہی یا مرثیہ شروع کیا اکثر حاضرین مجلس کو اور اس فقیر کو بھی رقت  
 ہوتی ہی۔ اور ستر الشہادۃ تین میں ہی تہف المواتف بالمرائی یعنی آواز  
 غیبی سے مرثیہ سنی گئی۔ اور جوابات استفتا مولد شریف میں ہی کہ ماکول  
 و مشروب وغیرہ مباحات میں کسی امر کا تو احداث کرنا بدعت نہیں ہی  
 اور زبدۃ النصائح فی مسائل الذبائح میں ہی کہ قاب حلو کہ تمام رات تعزیر  
 آگے رکھتے ہیں مکروہ ہی۔ اور مولانا عبد العزیز صاحب سوالات تسعہ میں  
 لکھتے ہیں۔ کھانا کہ نیازا میں کرتے ہیں اور او سپر سورہ فاتحہ و قل و درود  
 پڑھتے ہیں تبرک ہوتا ہی اور کھانا اس کا بہت اچھا ہی لیکن بسبب لیجانے  
 آگے تعزیر و رکھنے تمام رات کے مکروہ ہوتا ہی۔ اس سے صاف ظاہر ہی  
 کہ گھڑی دو گھڑی کے رکھنے سے یا فوراً تعزیر کے پاس لیجا کے لے آنے سے  
 کراہیت باقی نہیں رہتی کہ قید تمام رات سے ظاہر ہی۔ تصویر آدمی وغیر  
 جاندار کا توڑنا جائز و درست ہی لیکن اگر کوئی دوسرے مذہب کا کوئی



شخص تصویر آدمی کی بنائے اور اس کا نام دین اسلام کے پیشوایان میں  
 سے کسی کا نام رکھے اور اس کو تپانچے مارے یا ناک کاٹے یا مثل اس کے  
 اور بے ادبی کرے اور ہنسے اور کھے کہ ہم فلان بزرگ کے ساتھ یہ حرکت  
 ناشایستہ کرتے ہیں تو کیا اس وقت میں مسلمانوں کو خاموش رہنا مناسب  
 ہوگا یا اس بے ادب کو حتی الوسع سزا دینا + نہیں بلکہ اس وقت اس کی  
 بزرگی کا لحاظ کیا جاوے گا + جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فتح مکہ  
 کے تصویر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبیائہ وسلم کو مثل اور موتوں کے  
 نہیں توڑا بلکہ دفن کا حکم دیا۔ اور انوار الرحمن میں ہے کہ وحیہ کلبی بعد خلافت  
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ روم کے پاس گئے اور اس کے  
 پاس تمام پیغمبروں کی تصویریں تھیں ان کو دکھلایا انھوں نے ہر ایک کی  
 تصویر کو بخوبی دیکھا جب حضرت محمد رسول اللہ کی تصویر کو دیکھا تو روئے  
 اور تعظیم بجالائے اور شاہ روم اوٹھ کھڑا ہوا۔ پس جبکہ تصویر جاندار کسی  
 نبی کے نافرذ ہونے سے قابل حرمت و عزت ہو تو تعزیر تو مثال روضہ الامین  
 علیہا السلام ہو اور اسی نام سے نافرذ ہو اور صورت جواز کی رکھتا ہو  
 کیونکہ اس کی تعظیم بہتر ہوگی + اور فرمایا ہو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ يَعْنِي  
 اسے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور جو مساب  
 حکم ہوں ستم سے یعنی بادشاہ پس ظاہر ہر کہ بادشاہ تیمور لنگ نے اپنے  
 عہد میں حسب اسے و صلاح عالموں و فاضلوں کے تعزیر بنایا اور تب سے  
 تا ابتداء زمانہ و تا بیان نہ کسی عالم نے ممانعت کی و نہ نادرست لکھا تو اب  
 و تا بیوں کے زمانہ میں کیونکر ناجائز ہوگا علی الخصوص جبکہ تعزیر کے ساتھ  
 روح پر فتوح جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 اولیاء کاملین نے روتے ہوئے دیکھا اور عالم انسان کے تمام جہات اس  
 تعزیر کو قائم کیے ہوئے ہیں۔ اور فرمایا ہر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 مِنْ مِّنْ فِي الْإِسْلَامِ سَنَةٌ حَسَنَةٌ فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ  
 بِهَا الْآخِرِ يَعْنِي جو شخص روح دے اسلام میں طریقہ نیک کو پھر ہر  
 واسطے اس کے ثواب اس کا اور ثواب اس شخص کا کہ عمل کیا پیچھے  
 اس کے بغیر افس ہوئے ثواب اس کے سے کہہ۔ پس ظاہر ہے  
 کہ تعزیر کے باعث سے کس قدر خیرات و حسنات جاری ہیں اور کتنی  
 برائیوں کا یہ رکھنے والا ہے۔ کوئی شتر و ن پر روٹیاں محتاجوں کو دیتا ہے۔



کوئی دس روز تک برابر کھانا کھلاتا ہے کوئی سبیل شربت و پانی و دودہ  
 وغیرہ کی رکھتا ہے۔ کسی مجلس میں ذکر شہادت و فضائل بیان ہوتے ہیں۔  
 کوئی غلہ و کپڑا خیرات کرتا ہے۔ کوئی کوڑی پیسہ لٹاتا ہے۔ شرابی شراب چھوڑ  
 دیتے ہیں۔ رنڈیاں حرام کاری سے باز رہتی ہیں اور ایسی صدقاتین ہیں  
 کہ دوسرے مہینے میں نہیں ہوتیں اور بھی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے + ما راہ المؤمنون حسن فهو عند الله حسن + یعنی جو  
 دیکھا مسلمانوں نے نیک پس وہ اللہ کے نزدیک بھی نیک ہے اور  
 نور الانوار میں لکھا ہے کہ قدیم سے جو معمول اہل اسلام کا ہو وہ بہت  
 اجماع کے ہے پس جبکہ سیکڑوں برس تک علما و فضلاء نے اس کو ناجائز  
 نہیں قرار دیا تو اب و نابیوں کے ناجائز کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ جب ملک  
 عرب سے وٹائی نکالے گئے تو اون کے پیرو اس مذہب کے پھیلا نیکی و  
 ہندوستان میں آئے چونکہ یہاں نہ حد شرع جاری ہے نہ کوئی سزا دینے والا  
 ہے ہر طرح امن امان دیکھ کے اپنا مذہب پھیلانے کے لیے مستعد ہوئے۔  
 چونکہ یہ لوگ تو خاص روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت  
 رکھتے ہیں۔ خاص روضہ رسول کو بڑا تہانہ اور زیارت کرنے والوں کو



بت پرست و مشرک و بدعتی قرار دے کے اوس کے شانے کے واسطے  
 کوئی بات اوٹھانہ رکھی۔ مسلمان مکہ و مدینہ کے ساتھ تلوار چلائی اور اون کا  
 خون کرنا درست ٹھہرایا تو پھر نقل کی کیا اصل ہو یعنی یہ تو نقل روضہ نواسہ  
 رسول اللہ ہے جب نانا کے روضہ کو مٹانا چاہا تو ناتی کو کب چھوڑتے ہیں  
 ہر گلی و کوچہ و ہر اعلیٰ و ادنیٰ سے نعرہ یا حسین سن کے کب ضبط کی تاب  
 تھی پہلے تعزیر ہی پر ماتھ صاف کیا۔ یہاں کے علما بموجب المرء یقیس علی  
 نفسه کے یعنی آدمی اپنے نفس پر قیاس کرتا ہو + اپنی طرح سے متقی و پیر  
 جان کے اون کی ظاہری وضع و لسانی و چرب زبانی کے دام میں آ کے اسباب  
 میں اون کے ساتھ متفق ہوے اور جہان الکلے عالمون فاضلون نے کچھ  
 نہ کہا تھا تہاں سیکڑوں رسالے ممانعت تعزیر میں تصنیف و تالیف ہوے۔  
 جب و مابیون نے دیکھا کہ ہمارا زور چل گیا اب جو ہم کہیں گے سب بجان و دل  
 تسلیم کر لیں گے تو اکبار کی دل کے پھوپھے توڑنے لگے۔ فاتحہ عرس۔ تقلید  
 ائمہ اربعہ محفل میلاد خیر العباد۔ ثواب رسانی میت۔ نماز تراویح۔ معائنہ موصی  
 عیدین وغیرہ کو شرک و بدعت وغیرہ کہنے لگے۔ تب تو علماء اہل الحق و یقین  
 بھی و مابیون کی مکاری و ظاہر داری سے واقف ہوے اور اون کے جواب میں



بڑی بڑی کتابیں مدلل و نثران شکل تالیف و تصنیف کیں مٹی تو یہ ہے  
 کہ دین اسلام تو رکھ لیا اور دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دکھایا نہین تو اگر  
 ایسی کوشش نہ کی جاتی اور تھوڑے دن اور بھی مہلت دیتے تو آج کے  
 دن بالکل ہندوستان و بانی ہی نظر آتا اور پھر راہ پر لانا خیلے دشوار ہو جاتا  
 یہی حال تعزیر و فاسخ و غیرہ کا اور مفصل حال اس کا رسالہ رحمہ اللہ مابین  
 و طریقت الفردوس مولفہ فقیر سے واضح ہو گا فقط

حررہ شاہ محمد ولی اللہ معروفی القلمند قادری گورکھ پوری

تمام شد بتاریخ ۲۰ جمادی الثانی سن۱۳۰۱ ہجری روز چہار شنبہ  
 طبع اثنا عشری یا ہتمام سید عابد علی مالک مطبع طبع شد